بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ”الفضل“ ہو

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

الفضل بیدِ اللہ یُؤتیہِ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۱۸ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ ھ | ۵ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج سخت سردرد کی شکایت رہی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ گزشتہ رات نیند بھی آگئی۔ مگر تا حال جگر اور معدہ کی [illegible] اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۸ ماہ محرم ۱۳۶۱ھ

مولوی محمد علی صاحب و ”پیغام صلح“ کا گریز اور ”الفضل“

”پیغام صلح“ کے ۳۰ جنوری کے پرچہ میں ”قادیانی پریس اور پیغام صلح“ کے عنوان سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے

”جماعت احمدیہ لاہور قادیانی پارٹی کے ساتھ جھگڑوں میں اُلجھنے سے گریز کرتی ہے کیونکہ حضرت امام عصر حاضر کی اس شاندار روحانی جماعت کے سامنے صرف تبلیغی اور تعمیری پروگرام ہے۔ اور وہ ہے تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن۔ لیکن اس بلند پایہ مقصد اور کام میں قادیانی پریس روکاوٹیں پیدا کر دیتا ہے۔ پیغام صلح کو مجبوراً ان روکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے قادیانی پریس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ خدا بہتر جانتا ہے۔ کسے شوق ہے ان جھگڑوں میں اُلجھنے کا۔ اور سلسلہ حقہ کا کونسا فرد ہے۔ جو ان جھگڑوں کو پسند کرتا ہے۔“

قطع نظر اس سے کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہے۔ اسے ”پارٹی“ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اور وہ پراگندہ طبع لوگ جو اپنے ”امیر“ کو ایک انجمن کے پریذیڈنٹ سے زیادہ کچھ وقعت نہیں دیتے۔ جماعت کیونکر کہلا سکتے ہیں۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ”پیغام صلح“ کو باہمی جھگڑوں میں اُلجھنے سے ”گریز“ کی سوجھی۔ اگر اس گریز کا اعلان آئندہ کے متعلق ہوتا۔ اور پھر اس پر عمل بھی کیا جاتا۔ تو یہ ایک بات تھی جس کا ہم بخوشی خیر مقدم کرتے۔ لیکن چونکہ اسے ماضی کے متعلق بیان کیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ قادیانی پریس خواہ مخواہ پیغام صلح کے تعمیری پروگرام میں روکاوٹیں پیدا کر دیتا ہے جنہیں دُور کرنے کے لئے اسے مجبوراً مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ وہ ان جھگڑوں میں پڑنے کا قطعاً شوقین نہیں۔ اور ”الفضل“ کو اپنی پالیسی بدلنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ عرض کرنا ضروری ہُوا۔

اس بارے میں سب سے پہلی قابل تعجب بات یہ ہے۔ کہ یہی ”پیغام صلح“ جس نے چند ہی روز قبل اپنے گزشتہ سال کے ”کام کا محاسبہ“ کرتے ہُوئے بڑے فخر کے ساتھ جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے ”جارحانہ اقدامات“ کا تذکرہ کیا تھا۔ آج یہ کہہ رہا ہے۔ کہ اس نے تو کبھی باہمی جھگڑوں میں اُلجھنا پسند ہی نہیں کیا۔ ملاحظہ ہو ”پیغام صلح“ نے ۴ جنوری ۱۹۴۲ء کے پرچہ میں اپنے جارحانہ اقدامات کی تفصیل بیان کرتے ہُوئے لکھا:۔

”گزشتہ سال کے شروع میں حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت قادیان کے سامنے مسئلہ جنازہ کو پیش کیا۔ جسے جماعت قادیان نے درخور اعتنا نہ خیال کرتے ہُوئے خاموشی اختیار کی۔ جس پر پیغام صلح نے متواتر یادداشتوں اور مقالوں سے قادیانی پریس کو مجبور کیا۔ کہ وہ اس طرف توجہ مبذول کرے .... حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی پیغام صلح کی طرز نگارش کو بہت پسند فرمایا۔“

ان سطور پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ”پیغام صلح“ نے ”قادیانی پریس“ کے متعلق جو اعلان اب کیا ہے اس کے ایک ایک لفظ کی تردید ان میں موجود ہے۔ ان میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ (۱) گزشتہ سال مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کو مسئلہ جنازہ میں الجھانے کی کوشش کی۔ (۲) یہ اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اس مسئلہ کو درخور اعتنا نہ خیال کرتے ہُوئے خاموشی اختیار کی۔ یعنی بالفاظ ”پیغام صلح“ ”جماعت احمدیہ“ نے اس جھگڑے میں اُلجھنے سے گریز کیا۔ اور اس جھگڑے کو پسند نہ کیا (۳) اقرار کیا گیا ہے۔ کہ ”پیغام صلح“ نے متواتر یادداشتوں اور مقالوں سے قادیانی پریس کو مجبور کیا۔ کہ وہ ”پیغامی پریس“ کا مقابلہ کرے۔ اور یہ جو کچھ کیا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس کے متعلق خوشنودی کا اظہار کیا۔

یہ ”پیغام صلح“ کی خود پیش کردہ۔ اور مصدقہ ایک مثال ہے جس سے ثابت ہے کہ پہلے جھگڑا مولوی محمد علی صاحب نے چھیڑا۔ ”قادیانی پریس“ نے اس میں اُلجھنے سے گریز کیا۔ لیکن ”پیغام صلح“ نے اسے مجبور کر دیا۔ کہ مقابلہ کرے۔ دراصل ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ ابتدا غیر مبایعین کرتے ہیں۔ اور جب ”قادیانی پریس“ مجبوراً مقابلہ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو بھاگتے ہُوئے یہ کہتے جاتے ہیں۔ کہ ہم باہمی جھگڑوں میں اُلجھنے سے گریز کرتے ہیں۔ ہمیں اب کچھ نہ کہا جائے۔

”پیغام صلح“ کے بعد مولوی محمد علی صاحب کا جماعت احمدیہ کے متعلق ماضی قریب میں جو رویہ رہا۔ اس کا اندازہ ان کے اس فقرہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو انہوں نے اپنے جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں کہا۔ اور جو یہ ہے:۔

”اس سال میں نے جماعت قادیان پر اتمام حجت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔“

(پیغام صلح ۴ جنوری ۱۹۴۲ء)

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا کوئی کسر نہ چھوڑنے والے کے متعلق بھی یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اور اس کی پارٹی ”قادیانی پارٹی کے ساتھ جھگڑوں میں اُلجھنے سے گریز کرتی ہے“ قطعاً نہیں۔ جو شخص اپنی سالانہ کارگزاری میں سب سے بڑا کارنامہ جماعت قادیان پر حملے کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑنا قرار دیتا ہو۔ وہ تو ہر وقت منتظر رہے گا۔ کہ بات بات پر اُلجھے۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا یہی طریق عمل ہے۔ شاید ہی ان کی کوئی تقریر یا تحریر ایسی ہو جس میں کسی نہ کسی رنگ میں جماعت احمدیہ کے خلاف دُر افشانی نہ کی گئی ہو۔ اس کا نام اگر باہمی جھگڑوں سے گریز ہے۔ تو نہ معلوم خواہ مخواہ جھگڑے پیدا کرنا کسے کہتے ہیں۔

پھر ”پیغام صلح“ آج اعلان کر رہا ہے۔ کہ پیغام پارٹی جماعت قادیان کے ساتھ جھگڑوں میں اُلجھنے سے گریز کرتی ہے۔ اور اس طریق عمل کو پسند نہیں کرتی لیکن کیا اسے وہ وقت یاد نہیں۔ جب

اس کی طرف سے محض جماعت احمدیہ سے الجھنے کے لئے قادیان میں تبلیغی مشن جاری کرنے کی بار بار اپیلیں کی جا رہی تھیں۔ اور یہاں تک لکھا گیا تھا۔ کہ "توسیع جماعت کی مہم میں ہمارا پہلا قدم یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان افراد کو از سر نو جماعت کا ممبر بنائیں۔ جو کسی زمانہ میں اس میں شریک تھے۔ لیکن بعد میں مختلف حالات کی وجہ سے علیحدہ ہو گئے"

(پیغام صلح ۲۱ر نومبر ۱۹۴۱ء)

۱۳ر ستمبر کے پیغام میں "تبلیغ احمدیت کی موجودہ ضروریات اور قادیان مشن کی تجویز" کے عنوان سے سارا زور اس بات پر صرف کیا گیا کہ قادیان میں اپنا اڈہ قائم کر کے جماعت احمدیہ کے ساتھ نہائت قریب سے الجھنے کی کوشش کی جائے۔ ۳۰ر اگست کے پیغام میں لکھا گیا۔ پیغام پارٹی کا فرض ہے۔ کہ "قادیان میں اپنی ایک شاخ کھول کر وہاں کے بے راہ رو بھائیوں کو راہ راست پر لائے۔ اور محمودی خلافت کے گمراہ کن عقائد سے چھڑا کر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم اور شیدائی بنائے"۔

یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ غیر مبایعین کو اس وقت تک اس رنگ میں جھگڑا پیدا کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ اور اگر کبھی انہوں نے جرأت کی تو دیکھ لیں گے کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ لیکن اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ سے الجھنے کے لئے وہ ہمیشہ کوشاں رہے۔ اور اپنی طرف سے انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اب اگر وہ ناکامی پر ناکامی حاصل ہونے پر اس کھیل سے دست کش ہونا چاہتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ وہ اپنے رنگ میں تبلیغ احمدیت کریں۔ ہم اپنے اعتقادات کے مطابق کر رہے ہیں۔ اگر آج تک کے نتائج ان کے لئے فیصلہ کن نہیں۔ تو مستقبل پر نظر رکھیں۔ لیکن یہ تو نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اعلان تو یہ کیا جائے۔ کہ "پیغام صلح قادیانی پریس کے مقابلہ میں بالکل خاموش ہے"۔ لیکن تقریباً ہر پرچہ میں مخالفانہ پروپیگنڈا کیا جائے۔ حتیٰ کہ خاموش رہنے کے اعلان والے پرچہ میں بھی یہ شائع کیا جائے۔ کہ "قادیانی جماعت کے عقائد سراسر باطل اور بے بنیاد ہیں"۔ کیا خاموشی اسی کو کہتے ہیں۔

"پیغام صلح" اور اس کے حضرت امیر صاحب کی اس ایک ماہ کی خاموشی کے متعلق مفصل پھر عرض کیا جائیگا۔ جس کی بنا پر پیغام صلح نے یہ لکھا ہے کہ "ہمیں یہ تخریبی آویزش پسند نہیں۔ امید ہے قادیان کا سرکاری آرگن اپنی موجودہ روش اور پالسی کو بدلنے کی کوشش کرے گا"۔ کیونکہ یہ ضروری ہے کہ "الفضل" سے اپنی پالسی بدلنے کی خواہش کرنیوالے "پیغام صلح" کو بتایا جائے کہ پہلے اسے اپنی پالسی پر نظر کرنی چاہیئے۔

مولوی محمد علی صاحب کا جماعت احمدیت کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرنیکا مطالبہ اور اس کا جواب

ہوتی قسمت کہ یہاں آپ بھی کچھ فرماتے
آپ سمجھیں تو یہ چیلنج ہے خود اک شکست
رونقِ قادیاں آج آپ کو ترساتی ہے
آپ کی بات میں تاثیر اگر کچھ ہوتی
ٹوٹ کر نخل سے پتے بھی رہے ہیں سرسبز؟
دل میں گر کچھ بھی مسیحا کی حرارت رہتی

آپ تا حولِ مسیحا سے نکل کیوں جاتے
آپ کو اب وہ گئے وقت ہیں پھر تڑپاتے
کاش آپ اپنے کئے پر بھی ذرا پچھتاتے
قادیاں آئے ہیں۔ لاہو نہ کیوں ہم آتے
اڑ کے شعلہ سے شرارے نہیں کیا بجھ جاتے؟
روڑے چلتی ہوئی گاڑی میں نہ آپ اٹکاتے

غیر کے ساتھ نہیں آپ کا کیا میل ملاپ؟
اور تنویر سے کیا آپ نہیں کتراتے؟

خاکسار۔ تنویر از سیالکوٹ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

ذیل میں جن اصحاب کی فہرست دی جاتی ہے۔ ان میں سے نمبر ۲۳۰ تا ۲۶۳ وہ خواتین ہیں جنہوں نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کی۔ اس کے بعد ۲۶۴ سے ان اصحاب کی فہرست شروع ہوتی ہے جنہوں نے یکم تا ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

۲۳۰۔ رسول بی بی صاحبہ ضلع شیخوپورہ
۲۳۱۔ مسعودہ اختر صاحبہ " لاہور
۲۳۲۔ زبیدہ بیگم صاحبہ " لدھیانہ
۲۳۳۔ سکینہ بیگم صاحبہ " "
۲۳۴۔ سردار بیگم صاحبہ " سرگودھا
۲۳۵۔ عائشہ بی بی صاحبہ " لاہور
۲۳۶۔ مہر بی بی صاحبہ " سیالکوٹ
۲۳۷۔ عائشہ بی بی صاحبہ " "
۲۳۸۔ سکینہ سلطانہ صاحبہ " گجرات
۲۳۹۔ سردار صاحبہ " "
۲۴۰۔ سکینہ بی بی صاحبہ " گورداسپور
۲۴۱۔ رابعہ بی بی صاحبہ " گوجرانوالہ
۲۴۲۔ حنیفہ صاحبہ " گورداسپور
۲۴۳۔ محمودہ صاحبہ " سیالکوٹ
۲۴۴۔ فاطمہ بی بی صاحبہ " گجرات
۲۴۵۔ نور بیگم صاحبہ " "
۲۴۶۔ عائشہ بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۲۴۷۔ صغریٰ صاحبہ ریاست پٹیالہ
۲۴۸۔ غلام فاطمہ صاحبہ ضلع لائلپور
۲۴۹۔ آمنہ صاحبہ " گوجرانوالہ
۲۵۰۔ سکینہ بی بی صاحبہ " "
۲۵۱۔ زینب بی بی صاحبہ " لائلپور
۲۵۲۔ سلامت بی بی صاحبہ ضلع فیروزپور
۲۵۳۔ جمیلہ بی بی صاحبہ " "
۲۵۴۔ رحمت بی بی صاحبہ ریاست پٹیالہ
۲۵۵۔ جنت بی بی صاحبہ ضلع منٹگمری
۲۵۶۔ سیف بی بی صاحبہ " سیالکوٹ
۲۵۷۔ رشیدہ بیگم صاحبہ " "
۲۵۸۔ حمیدہ بیگم صاحبہ " امرتسر
۲۵۹۔ آمنہ بی بی صاحبہ ضلع لاہور
۲۶۰۔ بیگم جان صاحبہ " کیمل پور
۲۶۱۔ سعیدہ بیگم صاحبہ " سرگودھا
۲۶۲۔ فاطمہ بی بی صاحبہ " "
۲۶۳۔ برکت بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۲۶۴۔ حاکم علی صاحب "
۲۶۵۔ برخوردار خانصاحب "
۲۶۶۔ کرم دین صاحب "
۲۶۷۔ عبدالرحمٰن صاحب "
۲۶۸۔ عنایت محمد صاحب "
۲۶۹۔ فقیر محمد صاحب "
۲۷۰۔ مہر دین صاحب "
۲۷۱۔ کاکی صاحبہ "
۲۷۲۔ غلام محمد صاحب "
۲۷۳۔ کریم بخش صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۷۴۔ مہر اد بی بی صاحبہ "
۲۷۵۔ چراغ دین صاحب "
۲۷۶۔ عنائت صاحب "
۲۷۷۔ نور دین صاحب "
۲۷۸۔ سرداراں صاحبہ "
۲۷۹۔ عزیز صاحب
۲۸۰۔ ہاشم صاحب
۲۸۱۔ سراج دین صاحب
۲۸۲۔ جانی صاحبہ
۲۸۳۔ برکت صاحب
۲۸۴۔ رحمت صاحب
۲۸۵۔ عنائت صاحب
۲۸۶۔ گھنڈو صاحب ضلع گورداسپور
۲۸۷۔ لال دین صاحب "
۲۸۸۔ ابراہیم صاحب "
۲۸۹۔ فتح محمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۲۹۰۔ علی محمد صاحب " "
۲۹۱۔ بوڑا صاحب " گورداسپور
۲۹۲۔ محمد شریف صاحب ضلع گورداسپور
۲۹۳۔ غلام احمد صاحب "
۲۹۴۔ روڑا صاحب "
۲۹۵۔ مبارک علی صاحب "
۲۹۶۔ اللہ دتا صاحب "
۲۹۷۔ محمد صادق صاحب "
۲۹۸۔ خورشیداں صاحبہ "
۲۹۹۔ سردار محمد صاحب "
۳۰۰۔ طالعہ بی بی صاحبہ "
۳۰۱۔ نذیر احمد صاحب "
۳۰۲۔ شکراں بی بی صاحبہ "
۳۰۳۔ بشیر احمد صاحب "
۳۰۴۔ حبیب احمد صاحب "
۳۰۵۔ مبشر احمد صاحب "
۳۰۶۔ بشیراں بی بی صاحبہ "
۳۰۷۔ منیراں بی بی صاحبہ "
۳۰۸۔ نذیراں بی بی صاحبہ "
۳۰۹۔ عبدالحکیم صاحب "
۳۱۰۔ شیر محمد صاحب "
۳۱۱۔ سردار محمد صاحب "
۳۱۲۔ غلام بی بی صاحبہ "
۳۱۳۔ فرزند علی صاحب "
۳۱۴۔ یعقوب علی صاحب "
۳۱۵۔ اللہ دتا صاحب ضلع لائلپور
۳۱۶۔ مقبول حسین صاحب " امرتسر
۳۱۷۔ انوری بیگم صاحبہ "
۳۱۸۔ صغریٰ سردار بیگم صاحبہ "
۳۱۹۔ ارشد مختار بیگم صاحبہ "
۳۲۰۔ سید اکبر حسین صاحب ضلع گجرات
۳۲۱۔ نواب خانصاحب "
۳۲۲۔ شیر محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۳۲۳۔ محمود احمد صاحب "
۳۲۴۔ غلام رسول صاحب "

(باقی)

دُنیا کا آئندہ نظام اور امن کا قیام

سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ کی تباہ کاریاں ابھی دلوں سے فراموش نہ ہُوئی تھیں۔ مختلف ملکوں اور قوموں پر اس نے جو چرکے لگائے تھے۔ ان کی ٹیسیں ابھی باقی تھیں۔ اور دُنیا کے مدبّر ابھی اس خوفناک وحشت و بربریت کے اعادہ کے انسداد کی تدابیر سوچ رہے تھے۔ کہ بعض ظالم افراد کی خون آشامی اور ستم آرائی نے دُنیا کو ایک دوسری ہولناک آگ میں دھکیل دیا۔ اور ایک ایسی جہنم کا دروازہ کھول دیا۔ جس کی لپٹیں دُنیا کی ہر چیز کو بھسم کرتی جا رہی ہیں۔ اور کوئی قوم اور کوئی ملک اس کی شعلہ باریوں کے ضرر سے محفوظ نہیں ۔

یہ نظارہ قابل فراموش نہیں۔ ہر شخص پر لرزہ طاری ہے۔ اور ہر دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ کیا دُنیا کی کوئی تہذیب کوئی تمدن اور کوئی نظام اس امر کا ضامن ہو سکتا ہے۔ کہ آدم کے فرزندوں پر پھر ایسی مصیبت نہ آئے۔ کیا یورپ کے مفکر اور کیا ایشیا کے مقالہ نگار سب نے اس موضوع پر خیال آرائیاں شروع کر دی ہیں۔ انہی حالات سے متاثر ہو کر سکھوں کے آرگن "شیر پنجاب" (۱۱۔جنوری) میں "دُنیا میں نئے نظام کی ضرورت" کے موضوع پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ہزارہا سال سے آدم کے بچے کیڑوں مکوڑوں کی طرح ملک گیری کی ہوس کا شکار ہو رہے ہیں۔ کوئی چالاک شخص ایک یا دوسرا بہانہ بنا کر انہیں باہم لڑا دیتا ہے۔ انہیں اس قدر گمراہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ وُہ دوسروں کی آزادیوں۔ دوسروں کے مالوں۔ دوسروں کے ملکوں۔ دوسروں کی جانوں اور دوسروں کی عزتوں اور عصمتوں پر ڈاکے ڈالنا نہ صرف گناہ تصور نہیں کرتے۔ بلکہ موجب ثواب سمجھنے لگ جاتے ہیں۔"

یہ افسوسناک وحشیانہ حالت کس طرح بدلی جا سکتی ہے۔ اس کے متعلق "شیر پنجاب" لکھتا ہے:۔ "موجودہ جنگ کے خاتمہ سے پہلے جمہوریتوں کو اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ اس جنگ کے خاتمہ کے بعد کسی ملک کو کسی دوسرے ملک پر حکومت کی اجازت نہ دی جائے گی۔ اور ساری دُنیا کے لئے ایک ایسا اقتصادی نظام بنایا جائیگا کہ کوئی شخص جماعت یا ملک تجارت سٹہ ملازمت یا کسی اور طریقہ سے دوسروں کی دولت کو اپنی جیب میں نہ ڈال سکے گا۔ یہی وُہ نکتہ تھا۔ کہ جہاں گورُو نانک دیو جی ساری دُنیا کو متحد کر کے دُنیا میں ابدی امن قائم کرنا چاہتے تھے۔"

لیکن جمہوریتوں کی طرف سے اس قسم کا اعلان ہو جانا اس تمام مصیبت کے علاج کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ اگر صرف جمہوریتوں کی طرف سے کسی ایسے اعلان پر دُنیا کے امن کا انحصار ہوتا۔ تو کبھی کا ہو چکا ہوتا۔ جمہوریتوں کی طرف سے کسی اعلان کی پابندی سب قومیں اور سب ممالک سے کون کرا سکتا ہے۔ اور صرف اس قسم کا کوئی اعلان بعض جماعتوں یا بعض افراد کو دوسروں کی آزادی۔ دوسروں کے مال اور دوسروں کے ملک پر ڈاکے ڈالنے سے کیونکر روک سکتا ہے۔ در اصل دُنیا میں اگر امن قائم ہو سکتا ہے دُنیا اگر جنگوں کی تباہ کاریوں اور ہلاکت آفرینیوں سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ تو دِلوں کی اصلاح کے ذریعہ۔ قلوب کے اندر اگر نیک اور پاک انقلاب پیدا کیا جا سکے۔ تو اوّل تو ایسے لوگ جو جنگوں کا باعث ہوتے ہیں۔ پیدا ہی نہ ہوں۔ اور اگر کوئی اس قسم کی ذہنیت والا ہو گا بھی۔ تو رائے عامہ کے سامنے اس کی کوئی پیش نہ جا سکے گی۔ اور وُہ دُنیا میں فتنہ و فساد یا خون خرابہ کی بنیاد رکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ اب صرف یہ سوال رہ جاتا ہے کہ دلوں میں انقلاب کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے اور عوام میں ایسی پاک تبدیلی کا مؤثر ذریعہ کیا ہو سکتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کام مذہب کے بغیر کوئی دوسری طاقت سرانجام نہیں دے سکتی۔ مذہب میں ہی یہ اہلیت اور قوت ہے۔ کہ وُہ دِلوں کے اندر پاک تبدیلی کر سکتا ہے۔ اور جو مذہب قلوب انسانی میں روحانیت کا نور بھر سکے۔ اور معرفت الٰہی کی شمع کو روشن کر دے۔ وُہی دُنیا میں قیام امن کا موجب ہو سکتا ہے۔ آج دُنیا میں بد امنی اور خونریزی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ لوگوں نے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھلا دیا۔ اور اپنی تمام توجہات اور تمام استعدادوں کے ساتھ دُنیا کی طرف جھک گئے۔ دُنیوی عزوجاہ اور دُنیوی بڑائی ہی ہر ایک کا مطمح نظر بن گئی۔ اور روحانی آنکھ بالکل بند ہو کر رہ گئی ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے انسان پر کیا ذمہ واریاں ہیں۔ اور تمام مخلوق کے پیدا کرنے والے نے انسانوں کے انسانوں کے متعلق کیا فرائض مقرر کئے ہیں۔ یہ آج کسی کو یاد نہیں۔ ہر شخص یہی دیکھتا ہے۔ کہ میرا فائدہ کس بات میں ہے۔ میں کس طرح ایک تاریخی حیثیت حاصل کر سکتا ہوں۔ یا زیادہ سے زیادہ میری قوم اور میرے ملک کا مرتبہ اقوام عالم میں کیونکر بلند ہو سکتا ہے۔ وُہ اپنے آپ کو اور اپنی قوم یا ملک کو باقی تمام دُنیا سے الگ تھلگ سمجھتا ہے۔ اور اس نفسا نفسی کے نتیجہ میں یہ سب فسادات رونما ہو رہے ہیں۔ اور جب تک ان قومی۔ ملکی اور نسلی قیود کو نہ توڑا جائے۔ یہ فساد دُور ہونے کی کوئی صورت نہیں ۔

اسلام نے دُنیا میں یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ قومی نسلی۔ وطنی اور ملکی امتیازات کوئی چیز نہیں۔ کوئی قوم اور نسل دوسروں سے برتر و افضل نہیں۔ اور خدا نے کسی انسان یا کسی قوم کو حقیر و ذلیل نہیں بنایا۔ کسی خاندان یا کسی قوم یا کسی ملک میں پیدا ہو جانا یا کسی کا اتفاقیہ طور پر یا اپنی محنت کے نتیجہ میں امیر یا دولت مند بن جانا اسے دوسرے انسانوں سے علیحدہ نہیں قرار دے سکتا۔ بہ حیثیت انسان سب لوگ برابر ہیں اور وجہ عزت اور باعث بزرگی محض وُہ تعلق ہے جو اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ انسان پیدا کر سکے۔ جتنا جتنا قرب کوئی شخص اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ پیدا کرے اتنا ہی وُہ زیادہ معزز و محترم ہے۔ پس اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ کسی کے ساتھ محض اس وجہ سے نفرت نہ کرو۔ کسی کو اس وجہ سے ذلیل نہ سمجھو۔ اور کسی سے اسلئے عداوت اور دشمنی نہ کرو کہ وہ تمہاری قوم یا نسل سے نہیں۔ یا غیر ملکی ہے۔ بلکہ تمہارا پیار نیکی سے اور نفرت بدی سے ہونی چاہیئے۔ جہاں نیکی ہو جو شخص اپنے خالق و مالک کا مقرب ہے اس کی تمام مخلوق سے نیک سلوک کرتا ہے۔ وُہ خواہ دُنیا کی ذلیل ترین سمجھی جانے والی قوم سے ہو۔ اس سے محبت اور پیار کرو۔ اور بدی کرنے والا خواہ تمہارا بھائی اور قریبی رشتہ دار بھی کیوں نہ ہو۔ اس سے نفرت کرنی چاہیئے۔ تمہارا نقطۂ مرکز یہ خدا تعالےٰ کی ذات ہونی چاہیئے۔ کہ اسی کی طرف متوجہ ہونا اور اس کے قریب پہنچنے کی سعی کرنا تمہارے نزدیک عزت اور بزرگی کا معیار ہو۔ تمہاری نظر ہر وقت اسی کی طرف رہے۔ اسی کی طرف بڑھتے چلے جاؤ۔ اور اس راہ میں جو بھی تمہارے قریب ہوتا جائے۔ اس سے محبت کرو۔ یہ چیز تمہارے سامنے ہونی ہی نہ چاہیئے۔ کہ وُہ کس ملک اور کس قوم سے ہے۔ دُنیوی عزوجاہ یا قومی و ملکی وجاہت پر تمہاری نظر بالکل نہ ہونی چاہیئے۔ دُنیا میں فسادات اسی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ کہ قومیں قوموں سے اور ملک ملکوں سے نفرت کرتے اور ایک دوسرے کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ لا یجرمنکم شنئان قوم ان لا تعدلوا اعدلوا ھوا قرب للتقوی۔ کسی قوم کی دُشمنی اور عداوت تمہیں اس کے ساتھ ناانصافی نہ کرنے دے۔ اور جب یہ ذہنیت ہو۔ تو عداوت و دُشمنی باقی ہی کہاں رہ سکتی ہے ۔

اخبار "شیر پنجاب" کو تسلیم ہے۔ کہ دوسروں کے مالوں۔ ملکوں اور عزتوں پر ڈاکے ڈالنے کے انسداد سے امن قائم ہو سکتا ہے اور یہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے جس نے صاف الفاظ میں فرما دیا۔ کہ لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ۔ کہ دوسروں کو جو نعماء یا دولتیں میسر ہیں۔ انہیں دیکھ کر تمہاری آنکھیں نہ پھٹ جانی چاہئیں۔ وُہ خوبیاں جو ان دولتوں کا موجب ہیں۔ اپنے اندر پیدا کر کے اپنی حالت کی درستی کی کوشش تو بے شک ہو۔ لیکن یہ خواہش پیدا نہ ہونا چاہیئے۔ کہ بہ جبر اور زور انہیں حاصل کر لو۔ یہ تعلیم ہے جس پر چل کر دُنیا امن و امان کا سانس لے سکتی۔ اور فسادات سے محفوظ رہ کر اپنی زندگی کے مقاصد حاصل کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ اس کے سوا کوئی صورت نہیں اور دُنیا پر اس وقت جو تباہیاں آ رہی ہیں۔ اور جو مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں۔ وُہ اسی وجہ سے ہیں۔ کہ دُنیا...

بدظنی تجسّس اور غیبت

اسلام صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔ اور اپنے ماننے والوں کے لئے ایسے احکام نافذ کرتا ہے جو بدی کو جڑ سے کاٹتے ہیں۔ اور خدا سے ملانے کا موجب ہیں۔ اس وقت مجھے یہ بتانا ہے۔ کہ اسلام نے بدظنی تجسس اور غیبت کو گناہ قرار دیا ہے۔ جن کا ارتکاب عام طور پر ہوتا رہتا ہے۔ اور ان سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ قرآن کریم میں خداتعالےٰ فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن۔ ان بعض الظن اثم ولا تجسّسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم (حجرات ع ۲) یعنی اے مومنو بدگمانی کرنے سے بہت بچو۔ یقیناً بعض گمان گناہ ہیں۔ اور تجسس نہ کرو۔ نیز باہمی ایک دوسرے بھائی کی غیبت نہ کرو۔ کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی۔ کہ اپنے مردہ بھائی کے گوشت سے کھائے پس تم ناپسند کروگے۔ اس کو اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالےٰ بہت رجوع برحمت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بادی النظر میں تو آیت مذکورہ میں بہت چھوٹے چھوٹے احکام بیان کئے گئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کے ارتکاب سے بڑے بڑے فسادات کا احتمال ہی نہیں۔ بلکہ یقین ہے۔ اور دنیا میں بالعموم افراد اور خاندانوں میں جو فسادات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ وہ درحقیقت بدظنی تجسس اور غیبت کا ہی نتیجہ ہوتے ہیں۔

اس آیت میں جس ترتیب سے مذکورہ برائیوں سے روکا گیا ہے۔ حقیقت میں وہی طبعی ترتیب ہے۔ یعنی سب سے پہلے انسان بدگمانی کا ارتکاب کرتا ہے۔ بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے اپنے بھائی کے متعلق ایک بُرا خیال کر لیتا ہے۔ اور پھر اس خیال کے ماتحت تجسس شروع کرتا ہے۔ اور جب تجسس کے ذریعہ بعض باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ تو پھر غیبت شروع کرتا ہے۔ مثلاً زید رات کے وقت اپنے گھر میں بیٹھا دیکھتا ہے۔ کہ اس کے دروازہ کے آگے سے ایک شخص گزر رہا ہے۔ زید اسے جانتا ہے اور بغیر تحقیق اور علم کے یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ یہ شخص فلاں گھر میں فلاں برے کام کے لئے جارہا ہے۔ اس کے گزر جانیکے بعد یہ بدخیال دل میں لاکر چپکے چپکے اس کے پیچھے جاکر دیکھتا ہے۔ کہ وہ شخص اسی مکان میں داخل ہو رہا ہے۔ جس کے متعلق اس کا خیال تھا۔ پھر تجسس کی منازل کو طے کرتا ہوا زید مختلف ذرائع سے اس شخص کے عیوب پر اطلاع پاتا ہے۔ اور اس ساری کارروائی کو گناہ خیال کرنے کی بجائے فتح عظیم سمجھتا ہے۔ پھر ان عیوب کا تذکرہ شروع کر دیتا ہے۔ اور اس شخص کی عدم موجودگی میں مزے لے کر لوگوں کو اس کے عیوب سناتا۔ اور خدا کے نزدیک گنہگار ہوتا رہتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کینہ بغض اور فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ اور افراد سے تجاوز کرکے یہ مرض قوموں اور خاندانوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ان کی تباہی کا موجب بن جاتا ہے۔

پس اسلام نے تباہی اور فسادات سے بچانے کے لئے اول بدظنی سے روکا۔ دوم تجسس سے اور سوم غیبت سے کیونکہ جب بدظنی نہ ہوگی تو تجسس بھی نہ ہوگا۔ اور جب تجسس نہ ہوگا۔ تو لوگوں کے عیوب پر اطلاع نہ ہوگی۔ اور اس صورت میں غیبت بھی نہ ہوگی۔ اور جب بدظنی تجسس اور غیبت سے اجتناب ہوگا۔ تو انسانی زندگی امن اور اطمینان سے گزرے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بدظنی کے ذکر میں ایک شخص کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ اس نے خدا سے عہد کیا۔ کہ وہ ہر ایک کو اپنے سے بہتر سمجھیگا۔ اور اپنے سے کمتر کسی کو خیال نہیں کرے گا۔ اس عہد پر وہ ایک عرصہ تک قائم رہا۔ ایک دن وہ دریا پر گیا۔ اور دیکھا۔ کہ ایک شخص ایک عورت کے ساتھ بیٹھا ہے۔ اور ایک مشکیزہ سے خود بھی کچھ پیتا ہے۔ اور عورت کو بھی پلاتا ہے۔ یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ اے خدا بیشک میں نے یہ عہد کیا ہوا ہے۔ کہ اپنے سے کمتر کسی کو خیال نہ کروں گا۔ مگر کیا اس بدمعاش سے بھی میں اپنے آپ کو کمتر خیال کروں۔ اسی اثناء میں ایک کشتی جو آدمیوں سے بھری ہوئی تھی۔ آئی اور دریا میں چکر کھا کر ڈوب گئی۔ تب وہ شخص جو دریا پر عورت کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اٹھا اور اس نے ایک ایک کرکے سوائے ایک شخص کے سب کو باہر نکال لیا۔ اور ان کو ڈوبنے سے بچا لیا۔ اور عہد کرنے والے شخص کو مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ کہ اگر تم مجھ سے بہتر ہو۔ تو اٹھو اور دریا میں سے تم ایک ہی کو نکال لو۔ اور کہا کہ خدا نے مجھے تمہارے امتحان کے لئے مقرر کیا تھا۔ تو نے بدگمانی کرکے یونہی خدا سے اپنے عہد کو توڑا اور کہا جسے تم بدمعاش عورت خیال کرتے ہو۔ وہ تو میری ماں ہے۔ اور میں شراب نہیں بلکہ دریا کا پانی پیتا تھا۔ اور اپنی ماں کو بھی پلاتا تھا۔ اس پر وہ سخت نادم اور شرمندہ ہوا۔

غیبت کے متعلق اکثر لوگ سمجھتے ہی نہیں کہ کسے کہتے ہیں۔ بعض تو خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی بھائی میں کوئی نقص اور عیب کی بات ہے۔ تو اس کی عدم موجودگی میں ذکر کرنے سے کیا گناہ ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھی ایک شخص نے یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اسی کا نام غیبت ہے۔ اور اگر ایسی بات بیان کی جائے۔ جو کسی میں نہ پائی جاتی ہو۔ تو وہ بہتان اور افترا ہے۔

حضرت حسن بصری کے متعلق تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ آپ کو خبر پہونچائی گئی۔ کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی۔ آپ نے ایک طباق تر چھوہارے اس کے پاس تحفۃً بھیجے۔ اور معذرت کرتے ہوئے کہلا بھیجا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تو نے اپنی نیکیاں مجھے دے ڈالی ہیں۔ اس پر میں نے چاہا۔ کہ تجھے اس کا کچھ عوض دوں۔ معاف کرنا کہ میں پورا عوض نہیں دے سکتا۔

درحقیقت اسلام کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کے بندوں کی عیب شماری ہو غیبت ہو تجسس ہو اور بدظنی کی جائے۔ بلکہ خدا کو یہ امر پسند ہے۔ کہ اس کے بندوں سے چشم پوشی کی جائے۔ اور اپنے بھائی کے قصوروں کے متعلق پردہ پوشی سے کام لیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "میں دیکھتا ہوں۔ کہ بہت سے لوگوں کو عیب شماری کا شوق ہے۔ مگر میں سچ کہتا ہوں۔ اور اپنے مشاہدے سے کہتا ہوں۔ کہ جو دوسروں کے عیب از راہ تحقیر نکالتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک خود اس عیب میں مبتلا نہ ہو جائے"۔ (درس القرآن ص۵)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ حواریوں کے ساتھ کہیں جارہے تھے۔ کہ راستے میں ایک مردہ کتا گلا سڑا پڑا دیکھا۔ کسی نے کہا کیسی خطرناک بدبو آرہی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا اس کے دانتوں کی طرف تو دیکھو کہ کیسے چمکتے ہیں۔ اس سے یہ عمدہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اچھے انسان خوبیوں کی طرف نظر رکھتے ہیں۔ مگر بُرے لوگ نکتہ چینیوں کی طرف جھک جاتے ہیں۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء سے قبل جماعتیں اپنا تدریجی بجٹ پورا کرلیں

جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال پھر ان جماعتوں کے نام مجلس مشاورت میں پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ جن کا لازمی چندوں (یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ) کا تدریجی بجٹ آخر فروری ۱۹۴۲ء تک پورا نہ ہوا ہوگا۔ لہذا جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران مال کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے۔ کہ ابھی سے پوری جدوجہد سے کام لے کر ۲۸ فروری تک اپنی اپنی جماعت کا تدریجی بجٹ دس ماہ کا پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کی جماعت سو فی صدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں میں شامل ہو سکے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے چندہ جلسہ سالانہ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء سے لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ اس لئے اس چندہ کا ہر موصی وغیر موصی کے لئے باشرح ادا کرنا اسی طرح لازمی ہے۔ جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد کا۔ پس عہدہ داران کو چاہیئے کہ اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ بھی پوری جدوجہد سے وصول کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ادرحمہ

مولوی محمد الدین صاحب مبلغ نے یکم تا ۸ صلح چھ مقامات کا دورہ کرکے لیکچر دیئے۔ ۱۵ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ چھ تبلیغی وتربیتی درس دیئے۔ چھ افراد بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے جملہ نظارتوں سے تعاون کرتے ہوئے ان کے متعلقہ امور کی سرانجام دہی کے لئے جماعتوں کو توجہ دلائی۔

سیدوالہ

محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرآن مجید کا درس ماہ نبوت میں جاری رہا۔ بیس میل تبلیغی سفر کرکے دوسو ٹریکٹ تقسیم کئے۔ چار دیہات میں تبلیغ کی۔ بعض ہندو اور مسلمان گھرانوں میں صلح کرائی گئی۔ وقار عمل کے ماتحت خدام وانصار نے گلیوں۔ نالیوں اور مسجدوں کی صفائی کی۔

آگرہ

مولوی عبدالمالک صاحب نے یکم تا ۸ صلح خطبہ جمعہ کے علاوہ ایک تربیتی لیکچر دیا۔ چھ افراد سے ملاقات کرکے تبلیغ کی۔ درس قرآن کریم کا جاری رکھا۔ نظارت بیت المال سے تعاون کرتے ہوئے حسابات کی پڑتال کی۔ ایک مجائی بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

شام چوراسی

عبدالحکیم صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں یکصد لوگوں کو تبلیغ کی۔ پچاس مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ۳۵ کتب لائبریری سے پڑھنے کے لئے لوگوں کو دی گئیں۔

لاہور چھاؤنی

نور محمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ احباب جماعت تبلیغ میں بڑی خوشی سے حصہ لیتے ہیں اپنے اپنے حلقہ اثر میں تبلیغ کرتے رہتے ہیں ماہ نومبر اور ماہ دسمبر میں تبلیغی جلسے کئے گئے جن میں غیراز جماعت احباب کی حاضری کافی ہوتی رہی۔ اور وہ ہماری باتوں کو خوب غور سے سنتے رہے۔

مالابار

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تین لیکچر دیئے ۵۶ میل تبلیغی سفر کیا۔ مجسٹریٹ صاحب علاقہ۔ اور تحصیلدار صاحب کے کہنے پر جنگ میں امداد دینے کے لئے پبلک لیکچر دیئے۔ وار دھا مڈل سکول میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا گزشتہ سال سے حاضری زیادہ تھی۔ ایک ہندو دوست نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ آخر میں اس جلسہ کے انعقاد کی غرض اور فوائد بیان کئے گئے۔

ریاست ٹراونکور

مولوی عبداللہ صاحب نے ۸ تا ۱۴ صلح ۱۷۴ میل کا تبلیغی سفر کرکے چار مقامات کا دورہ کیا۔ ایک لیکچر "موجودہ جنگ" کے متعلق دیا۔ جماعتی تعلیم وتربیت کا بھی کام کیا۔

لائل پور

مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ نے ۱۵ تا ۲۲ صلح دو مقامات کا دورہ کرکے ۴ لیکچر دیئے۔ ۳۰ افراد کو انفرادی تبلیغ کی۔ ۴۲ میل تبلیغی سفر کیا۔ سات تبلیغی وتربیتی درس دیئے۔ ایک برات کے سلسلہ میں جس میں بعض غیر احمدی بھی شامل تھے کافی تبلیغ کا موقعہ پایا۔ کشمیر سے آئے ہوئے تاجروں کے ایک گروہ کو ٹی پارٹی دی گئی۔ اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو کا موقعہ ملا۔

ملتان

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ۱۲ تا ۲۲ صلح ۱۲ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ دس تبلیغی وتربیتی درس دیئے۔ ایک پادری صاحب اور ایک غیر احمدی مولوی صاحب سے بطریق مباحثہ گفتگو کی جملہ نظارتوں سے متعلقہ امور کو انجام دیا۔

سرحد

مولوی چراغ دین صاحب مبلغ نے ۱۶ تا ۲۲ صلح دو مقامات کا دورہ کرکے تحریک جدید کے متعلق لیکچر دیا۔ ۹ کس کو انفرادی تبلیغ کی ہدایات درس دیئے۔ دیگر چندوں کی ادائگی کے لئے جماعتوں کو توجہ دلائی۔

کلکتہ

مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے ۴ تا ۱۶ صلح کلکتہ کے مختلف حلقہ جات کا دورہ کرکے تین لیکچر دیئے۔ دس اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ایک لیکچر خدام الاحمدیہ کے جلسہ میں دیا۔ درس قرآن مجید برابر جاری رہا۔ تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ جماعت کو حصہ لینے کی تلقین کی۔

رائے پور

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے ۱۵ تا ۲۴ صلح چھ مقامات کا دورہ کرکے سات تقاریر تبلیغی وتربیتی کیں۔ دو خطبات جمعہ پڑھائے۔ فرداً فرداً لوگوں کو مختلف مسائل سے آگاہ کیا۔ ایک لیکچر مستورات کے لئے دیا جس میں وعظ ونصائح کیں

بگول

مولوی عبدالعزیز صاحب نے ۱۵ تا ۲۲ صلح چھ مقامات کا دورہ کرکے تین تقریریں کیں۔ قریباً چالیس غیر احمدیوں کو انفرادی تبلیغ کی۔

ساندھن آگرہ

مولوی منظور احمد صاحب نے ۴ تا ۲۳ صلح پانچ مقامات کا دورہ کرکے قریباً ۳۰ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔

ناظم نشر واشاعت قادیان

"بیان القرآن" اور "تفسیر کبیر" کے متعلق ایک رویاء

بروز پیر ومنگل کی درمیانی شب تقریباً ڈیڑھ بجے شب ایک رویا ہوا جس سے میرا ایمان قوی تر ہوگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ۔ میں بہت غمگین ہوں ایک سفید ریش آدمی قد درمیانہ شاید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں دکھائی دیا اور فرمانے لگا۔ کہ آؤ غم مت کرو۔ میرے پیچھے آؤ۔ میں ان کے پیچھے ہولیا۔ راستہ کچھ قلیل سا طے کیا تھا کر دیکھا۔ مولوی محمد علی صاحب راستہ میں کھڑے ہیں۔ اور ان کے ہاتھ میں تفسیر بیان القرآن ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں ان سے یہ خرید لوں، اس پر وہ بزرگ فرمانے لگے کہ مت لو۔ میں نے ان کے ارشاد پر عمل کیا۔ اور جب ان کی تفسیر بیان القرآن پر نظر ڈالتا ہوں۔ تو حد سے زیادہ سیاہ ہے جس کے دیکھنے سے میرا دل گھبرا گیا۔ پھر اس بزرگ نے مجھے آواز دی۔ کہ آجاؤ۔ میں گیا تو ایک جگہ وہ بزرگ کھڑا ہوگیا۔ اور ان کے ساتھ دو تفاسیر ہیں۔ ایک سفید انڈے کی طرح۔ اور ایک سیاہ۔ جو سیاہ ہے وہ بیان القرآن ہے اور سفید تفسیر کبیر ہے۔ میں نے اس بزرگ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا وجہ ہے۔ جواب میں بولے آنکھیں بند کرلو۔ اور آسمان پر نظر کرو۔ جب آسمان پر دیکھتا ہوں۔ تو دو تفاسیر ہیں۔ اور ان کی شکل اس طرح ہے

تفسیر کبیر رحمٰن	بیان القرآن شیطان

بزرگ صاحب بولے کہ بس نتیجہ دیکھ لیا لو یہ تفسیر کبیر۔ اور اسے ہر وقت پڑھا کرو۔ یہ تفسیر میں نے لے لی۔ اور شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ یہ تھا خواب کا سچا اور ایمانداری کا واقعہ۔ جس نے میرے ایمان کو بہت قوت دی۔

الراقم۔ عبدالحق احقر بقلم خود از پشاور

"الفضل" مندرجہ بالا رویا میں "بیان القرآن" کے ساتھ "شیطان" کا جو لفظ دکھایا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح شیطان لوگوں کو جنت سے نکالنے کا باعث ہوا۔ اسی طرح اس تفسیر کی بکری کی خواہش نے مولوی محمد علی صاحب کو ان مضامین کے حذف کردینے کی تحریک کی۔ جو سلسلہ احمدیہ سے متعلق تھے۔ اور انہوں نے ان تفسیرات کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے پر روشنی ڈالتی تھیں اور جنہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں درج فرمایا ہے اپنی تفسیر میں سے نکال ڈالا۔ اور اس طرح لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہونے کی جگہ یہ تفسیر لوگوں کو احمدیت سے دور کرنے کا موجب ہوگئی۔

کندرا پاڑا میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ کندرا پاڑا کا ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت قریشی محمد حنیف صاحب قمر سیکرٹری تبلیغ منعقد ہوا۔ راقم نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآن کریم اور اولیائے امت کی پیشگوئیوں کی روشنی میں ۴۰ منٹ تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے مؤثر تقریر کی۔ اور ثابت کیا کہ حضرت اقدس کی بعثت اور دعویٰ عین وقت پر تھا۔ قریباً ۳۰ غیر احمدی بھی شامل جلسہ ہوئے۔ اس جلسہ سے ایک دن قبل جماعت کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مجلس انصار اللہ بھی قائم کی گئی۔ ایک جلسہ کرکے مجلس خدام الاحمدیہ کا بھی قیام کیا گیا۔

"مصباح" کے وی ۔ پی

بعض خریداروں کے نام سالہا سال کے بقائے ہیں ۔ ان میں سے بعض کو وی ۔ پی کئے گئے ہیں ۔ احباب انہیں وصول کریں ۔ اور اس طرح "مصباح" کی اس نازک حالت میں امداد کر کے ثواب حاصل کریں ۔

منیجر رسالہ "مصباح"

احمدیہ کیلنڈر

نئے سال کا ہجری شمسی کیلنڈر طبع ہو گیا ہے ۔ جس میں ہجری قمری مہینے اور ۱۹۴۲ء کے عیسوی مہینے معہ تعطیلات شامل ہیں ۔ جسے خدا کے فضل سے احباب نے بہت پسند فرمایا ۔ دیدہ زیب ہونے کے علاوہ نہایت واضح اور پہلے سے بڑے سائز پر ہے ۔ قیمت میں بھی رعایت کر دی گئی ہے ۔ ۴؍ کی بجائے ۳؍ فی کیلنڈر مل سکتا ہے ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک اس کیلنڈر کو جماعت احمدیہ کے علاوہ دوسرے مسلمانوں میں بھی شائع کرنے کا ہے ۔ اسلئے جہاں ہر احمدی گھر میں یہ کیلنڈر ہونا چاہیئے ۔ وہاں دوسرے مسلمانوں کیلئے بھی تحفۃً خریدنا چاہیئے ۔

مزید رعایت یہ ہے ۔ کہ چار یا چار سے زیادہ کیلنڈر منگوانے کی صورت میں خرچ ڈاک معاف

مہتمم نشر و اشاعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک خواہش !

کیا آپ اس کے پورا کرنے میں کوشاں ہیں ؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد کرتے ہوئے "الفضل" کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا ۔ کہ اس کے کم از کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں ۔

ہم "الفضل" کے خریدار احباب سے جنکے حلقۂ احباب میں یا جن کے علم میں ایک بھی احمدی ایسا ہے ، جو "الفضل" کے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے ۔ مگر اسے نہیں خریدتا ۔ مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں ۔ کہ کیا انہوں نے حضور کی اس مبارک خواہش کو پورا کرنے کیلئے ایسے احمدی دوست کو "الفضل" کا خریدار بننے کی تحریک فرمائی ؟

اگر کسی وجہ سے آپ کو ابھی تک اس کا موقعہ نہیں ملا ۔ تو آپ کا فرض ہے کہ سب سے پہلی فرصت میں یہ ضروری تحریک فرما کر اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کریں ۔

حضور نے توسیع اشاعت کو ایک اہم فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا :-

"یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ جس درخت کو پانی نہ ملتا رہے ۔ وہ خشک ہو جاتا ہے ۔ اور اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اخبار بھی پانی کا رنگ رکھتے ہیں ۔ اس لئے انکا مطالعہ ضروری ہے ۔"

نیاز مند منیجر الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۲ فروری - سوویٹ ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے - کہ روسی فوجوں نے شہر سیر سٹووائی پر قبضہ کر لیا ہے - یہ بحیرہ ازوف کے ساحل پر ٹاگن راگ سے ۴۰ میل جانب غرب واقعہ ہے - جنوبی محاذ پر روسی پیش قدمی جاری ہے - چوبیس گھنٹہ میں بیس قصبات جرمنوں سے اور خالی کرا لئے گئے ہیں - وسطی محاذ پر گذشتہ تین روز میں ۴۹۰۰ جرمن مارے گئے ہیں - اور ساٹھ آبادیاں واپس لی جا چکی ہیں -

برلین - ۲ فروری - نازی لیڈر میجر جنرل ہنسگورگ ہافٹ بین گروپ لیڈر اور انڈر سکرٹری آف سٹیٹ (بویریا) کل میونچ میں فوت ہو گیا - ہٹلر نے سرکاری طور پر ماتم کے احکام صادر کئے ہیں - جنرل موصوف کی عمر ۶۸ سال تھی -

ملبورن - ۲ فروری - وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے - کہ آسٹریلیا کی طیارہ سازی کی صنعت میں بہت زیادہ توسیع کی جا رہی ہے - بم بار بھی زیادہ تعداد میں تیار کئے جائیں گے - ایک نئے ڈیزائن کے بم بار تیار کرنے کے لئے ۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم مخصوص کی گئی ہے -

لنڈن - ۲ فروری - وزیر ہند نے سر آتول چندر چیٹر جی آئی - سی - ایس کو اپنا ایک مشیر مقرر کیا ہے -

میرٹھ - ۲ فروری - آج یہاں آل انڈیا اچھوت کانفرنس منعقد ہوئی - مسٹر جگجیون رام سابق پارلیمنٹری سکرٹری صوبہ بہار صدر تھے آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا - کہ ہم ہندوستان نیز اپنی قومی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں - ہم نے تہیہ کیا ہے - کہ اپنی مذہبی - اقتصادی اور سوشل اصلاح کریں - اور ہندو سوسائیٹی میں برابر کا درجہ حاصل کریں -

سنگاپور - ۲ فروری - شمال مشرقی اور جنوبی ساحل کو شہری آبادی سے خالی کیا جا رہا ہے - ملایا کے جنوب میں جاپانی فوجوں کی نقل و حرکت تیز نظر آتی ہے - سنگاپور پر ہوائی حملوں میں شدت پیدا ہو رہی ہے - جوہو بارو کے علاقہ میں دشمن کی فوجوں پر ہمارے توپخانہ نے سخت گولہ باری کی - جزیرہ میں پانی ملایا سے نل کے ذریعہ آتا تھا - جو پُل کو اڑا دینے سے بند ہو گیا ہے - اب سول آبادی کے لئے پانی اور خوراک کا راشن مقرر کر دیا گیا ہے - جو غیر معین عرصہ کے لئے کافی ہوگا -

رنگون - ۳ فروری - مولمین پر جاپانیوں کے قبضہ کے بعد لڑائی کا دوسرا دور شروع ہو گیا ہے - دریائے سالوین کے مغرب میں برطانی صفوں کو مضبوط بنانے کے لئے مزید ہندوستانی فوجیں پہنچ گئی ہیں - دشمن کے کچھ دستے دریا کو پار کر گئے ہیں - مولمین اور مرتبان کے درمیان توپیں اور مشین گنیں سخت گولہ باری کر رہی ہیں -

واشنگٹن - ۲ فروری - امریکہ کے امیر البحر نے آج پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ دونوں سمندروں میں فوجی صورت حالات نازک ہے - ہمیں مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے - ہم جہاز بنانے کے لئے ۳۹ ارب پونڈ کی رقم خرچ کر رہے ہیں -

سنگاپور - ۲ فروری - گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں جزیرہ پر دشمن کی سرگرمیوں کا زور بڑھ گیا ساحل کے قریب ایک جگہ تین جاپانی جہاز دیکھے گئے - جن میں سے ایک غرق کر دیا گیا - دیکھ بھال کرنیوالے طیاروں نے شمال کی طرف ایک جگہ جاپانیوں کو اُترتے دیکھا - ان پر زبردست بم باری کر کے ان کو نقصان پہنچایا گیا -

ملبورن - ۲ فروری - چنگشا کی شکست کے بعد گیارھویں جاپانی ڈویژن کے کمانڈر نے خودکشی کر لی ہے -

واشنگٹن - ۲ فروری - فلپائن میں جزیرہ نما بٹان میں جاپانیوں نے جو تازہ حملہ کیا تھا جنرل میک آرتھر کی فوج نے اسے ناکام کر دیا ہے - اور دشمن کو کافی نقصان پہنچایا -

قاہرہ - ۲ فروری - مصر کی گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے - یہ گذشتہ جولائی میں قائم ہوئی تھی - اور اس میں سعد پارٹی کے ممبر شامل تھے - یہ پارٹی برطانیہ کی حامی ہے -

دہلی - ۲ فروری - چینی گورنمنٹ کو جسقدر سوتی کپڑے کی ضرورت ہے - اسے ہندوستان سے پورا کیا جائیگا -

رنگون - ۲ فروری - آج رنگون پر کوئی ہوائی حملہ نہیں ہوا -

بٹاویہ - ۲ فروری - آج ایسٹ انڈیز کے گورنر جنرل نے اعلان کیا ہے - کہ جزیرہ امبائنا کے ساتھ ڈاک و تار کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے - اور وہاں کی فوج اپنے سے بہت زیادہ طاقتور دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں -

واشنگٹن - ۲ فروری - امریکن جنگی جہازوں اور طیاروں نے گلبرٹ گروپ کے جاپانی جزائر میکن اور مارشل وغیرہ پر شدید حملہ کیا - جاپان کے ساحلی ڈیفنس کو بالکل تباہ کر دیا گیا - نیز بہت سے جاپانی طیارے اور جہاز تباہ ہو گئے -

بٹاویہ - ۲ فروری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے جزائر شرق الہند کے کئی ہوائی اڈوں پر حملے کئے - کیمیانگ میں ایک چھوٹے سے جزیرہ نیز وسطی سیلیبز میں بھی بم باری کی - جزائر سوسوبین پر بھی انہوں نے بم گرائے -

سنگاپور - ۲ فروری - اس جزیرہ کے تین ہوائی اڈوں اور ایک بحری طاس کا استعمال ترک کر دیا گیا ہے کیونکہ اُن پر جاپانی توپیں گولہ باری کر سکتی ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ برما میں جاپانیوں کا اگلا حملہ مرتبان پر ہوگا - یہ جگہ ایک تاریخی میدان جنگ ہے -

برلین - ۲ فروری - جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ لیبیا میں جرمن فوجیں بارس اور الکبیر پر قابض ہو گئی ہیں - یہ دونوں شہر بن غازی سے آگے ہیں - قاہرہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ ہندوستانی فوج لیبیا میں پیچھے ہٹ رہی ہے - اور دشمن زبردست طاقت کے ساتھ اس کا پیچھا کر رہا ہے -

واشنگٹن - ۲ فروری - مسٹر روزویلٹ نے امریکن کانگرس سے مطالبہ کیا ہے - کہ چین کی حکومت کو پچاس کروڑ ڈالر قرضہ دیا جائے - نیز فیصلہ کیا گیا ہے - کہ جنگ کے دوران تک کانگرس کا سیشن جاری رہیگا -

سیالکوٹ - ۲ فروری - آنریبل سر چھوٹو رام صاحب نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ بکری ٹیکس بالکل حق بجانب ہے - دوکانداروں کو پہلے بہت رعائتیں دی جا چکی ہیں - اور اب مزید رعائتوں کی گنجائش نہیں آپ نے جنگ میں برطانیہ کی امداد کا ذکر کرتے ہوئے کہا - کہ امراء نے تاحال مناسب مدد نہیں دی - آپنے کہا - ملازمتوں کے متعلق پنجاب گورنمنٹ نے فرقہ وار تقسیم کر رکھی ہے - اور بھرتی اسی کے مطابق ہوتی ہے -

دہلی - ۲ فروری - خان صاحب حفیظ جالندھری کو حکومت ہند نے دشمن کے پروپیگنڈا کی تردید کرنے والے محکمہ میں ساڑھے سات سو روپیہ ماہوار پر افسر مقرر کیا ہے - آپ ریڈیو پر براڈکاسٹ کیا کریں گے -

روم - ۲ فروری - شاہ اٹلی نے شمالی افریقہ کے اطالوی کمانڈر انچیف کو اعلیٰ ترین فوجی اعزاز عطاء کیا ہے -

انقرہ - ۲ فروری - صدر جمہوریہ ترکی نے اپنے وزراء اور جرنیلوں سے دو گھنٹہ بات چیت کی - اسکے بعد چند جرنیلوں کی معیت میں مغربی تھریس کے دفاعی استحکامات کے معائنہ کیلئے روانہ ہوئے - ٹرکش پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۵ فروری کو شروع ہوگا -

لنڈن - ۲ فروری - حکومت برطانیہ نے چین کو پانچ کروڑ سٹرلنگ قرض دینے کا فیصلہ کیا ہے - نیز وعدہ کیا ہے - کہ اسے اسلحہ وغیرہ کی بھی ہر ممکن امداد دیجائیگی -

انقرہ - ۲ فروری - وزیر اعظم ترکی نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے آغاز جنگ میں جو پالیسی اختیار کی تھی - اس میں سر مو فرق نہیں آیا - اور اس پر پوری طرح قائم ہیں -

ٹوکیو - ۲ فروری - جاپان گورنمنٹ نے اپنے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی -